صوبہ خیبر پختونخوا میں ''پیغامِ مدارس مہم''

مفتی سراج الحسن زید مجدہ
میڈیا کوارڈینیٹر وفاق المدارس، کے پی کے

مدارس کی ملی وقومی خدمات کو اجاگر کرنے اور مدارس کے بارے مسلسل منفی اور بے بنیاد پروپیگنڈے کے توڑ اور مدارس سے روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک کے حوالے سے مجلس عاملہ کے (106 ویں) اجلاس منعقدہ 20,19 محرم الحرام 1440ھ مطابق 30 و یکم ستمبر 2018ء بمقام جامعہ دارالعلوم کراچی میں ''پیغام مدارس'' کے نام سے ملک گیر مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس اہم ترین فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وفاق المدارس صوبہ خیبر پختونخوا کے ناظم حضرت مولانا حسین احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مورخہ 22 اکتوبر 2018ء بروزِ پیر مطابق 12 صفر المظفر 1440ھ کو جامعہ عثمانیہ پشاور میں ارکان مجلسِ عاملہ ومسؤلین وفاق المدارس خیبر پختونخوا کا ایک اہم اجلاس بلایا۔ اس مہم کو کامیاب بنانے کے لیے فیصلہ کیا گیا کہ اس کے لیے باقاعدہ ایک شیڈول مرتب کیا جائے، چناں چہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے تمام تر مصروفیات کے باوجود از خود شیڈول مرتب فرمایا۔

11 نومبر 2018ء ضلع ہری پور، 12 نومبر باجوڑ، 13 نومبر ایبٹ آباد، 14 نومبر مانسہرہ، بٹگرام، تورغر، 15 نومبر مظفر آباد، 17 نومبر ہنگو، 18 نومبر مردان، 19 نومبر صوابی، 20 نومبر بونیر، 21 نومبر چارسدہ، 22 نومبر دیر، 24 نومبر چترال، 25 نومبر سوات، شانگلہ، کوہستان 26 نومبر کوہاٹ، 27 نومبر کرک 28 نومبر ضلع بنوں کے پروگرام طے ہوئے۔ اس شیڈول کے مطابق تمام اضلاع میں ''پیغامِ مدارس'' کے عنوان سے عظیم الشان اور کامیاب اجتماعات منعقد ہوئے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سینئر نائب صدر حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ پیرانہ سالی اور مولانا سمیع الحق کی شہادت کے بعد تعزیت کے لیے آنے والے مہمانوں کی کثرت کی بناء پر تمام اجتماعات میں شرکت نہ کر سکے تاہم باوجودِ مصروفیات کے ضلع مردان اور صوابی میں تشریف لے گئے۔ البتہ ان کی نیابت کے طور پر مولانا سلمان الحق زید مجدہم نے کئی اجتماعات میں شرکت کی۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب زید

مجدہم نے شیڈول کے عین مطابق تمام اجتماعات میں شرکت فرمائی۔حضرت مولانا انوارالحق صاحب نے اپنے خطابات میں فرمایا کہ دینی مدارس میں حکومتی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی ۔یہ اسلام کے قلعے ہیں اس کی بنیادیں کھوکھلا کرنے کی حکومتی کوششوں کی صرف مخالفت ہی نہیں بلکہ بھرپور مزاحمت بھی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی استعماری قوتیں اوران کے حواری دینی مدارس کے درپے ہیں جس میں ان کومکمل ناکامی ہوگی۔ہم ہر قیمت پر مدارس کا دفاع اورتحفظ کریں گے۔مدارس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی دی جاتی ہے۔دینی مدارس میں ملک وقوم کے خیر خواہ تیار ہوتے ہیں۔ملک میں قائم دینی مدارس بیرونی فنڈنگ سے نہیں بلکہ مخیّر حضرات کی بھرپورتعاون سے چلائے جارہے ہیں۔دینی مدارس کے فضلاءصرف مسلمانوں کے نہیں بلکہ پوری انسانیت کی بھلائی چاہنے والے ہوتے ہیں مگر بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکومت ان سب کچھ کے باوجودالٹا دینی مدارس کے خلاف سازشی عناصر بن کراس کی بیخ کنی اور کردارکشی کرنے میں مصروف ہے۔

وفاق المدارس صوبہ خیبر پختونخوا کے ناظم حضرت مولانا حسین احمد صاحب زیدمجدہم نے تمام کانفرنسوں میں نہ صرف شرکت فرمائی ۔آپ نے تمام اجتماعات میں بڑے مفصل اورواضح دلائل کی بنیاد پر مدارس کا بیانیہ پیش کیا ۔آپ نے کہا کہ دینی مدارس کا بنیادی مقصد روزگار کے مواقع فراہم کرنا نہیں بلکہ قرآن وسنت کا صحیح فہم اوراس کی اشاعت ہےاور مدارس اس میں سوفیصد کامیاب ہیں، کیونکہ اس مادہ پرستی کے دور میں اپنے محدود وسائل کے ساتھ مدارس جوخدمات انجام دے رہے ہیں وہ قابلِ تقلید ہے۔انہوں نے کہا کہ جس طرح اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیاں ہماری ضرورت ہیں اسی طرح مدارسِ دینیہ اسلامی ملک اوراسلامی معاشرے کی ضرورت ہیں۔معاشرے میں موجودہ دینی ومذہبی بیداری وآگاہی دینی مدارس کی مرہونِ منت ہے۔دینی مدارس عصری علوم اورعصری تقاضوں سے بخوبی واقف ہیں اسی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر مدارس نے اپنے نصاب میں عصری مضامین کوجگہ دی ہے ۔لیکن دوسری طرف عصری تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیمات کوکوئی خاص اہمیت نہیں دی جاتی یہی وجہ ہے کہ آج بڑے مناصب اورکلیدی عہدوں پر فائز لوگ بھی دین کی بنیادی تعلیمات سے نابلد ہیں، لہٰذا حکومت مدارس کی فکر چھوڑ کراپنے اداروں کی فکر کرے،، عصری تعلیمی اداروں میں دینی علوم کا اضافہ کرے،قومی تعلیمی پالیسی میں شخصیت سازی پرتوجہ دی جائے تاکہ ان تعلیمی اداروں سے بہترین مسلمان اور ملک وقوم کے وفادار نکلیں۔مدارس خالصتاً تعلیمی ورفاہی ادارے ہیں جہاں 26 لاکھ طلبہ وطالبات مفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔انہی مدارس کی برکت سے آج وہاں علم کی شمعیں روشن ہیں جہاں وسائل کے باوجودحکومت کی بھی رَسائی نہیں۔دینی مدارس ملک میں شرح خواندگی بڑھانے میں اہم کردار اداکررہے ہیں۔آپ نے واضح کیا کہ مدارس کا دہشت گردی اور انتہا پسندی سے کوئی تعلق

نہیں۔دہشت گردی کے بارے میں ہمارا موقف بالکل واضح ہے کوئی بھی ذی شعور انسان اس کی حمایت نہیں کرسکتا تاہم بعض عناصر مدارس دینیہ کے خلاف غلط معمولات کا سہارا لے کر بے بنیاد پروپیگنڈا کرتے ہیں اور مدارس کا اصل چہرہ اور کردار عوام سے اوجھل رکھ کر ایک غلط تصویر لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی مذموم کوششیں کرتے ہیں۔دہشت گردی کا الزام مدارس پر لگایا جاتا ہے لیکن اسلحہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ہاسٹلوں سے برآمد ہوتا ہے۔مدارس نے کبھی بھی رجسٹریشن سے انکار نہیں کیا ہے رجسٹریشن کے لیے 2005ء کا ترمیم شدہ قانون اب بھی نافذ ہے مدارس اس کے پابند ہیں اور رجسٹریشن کروانا چاہتے ہیں مگر نہیں ہورہی،اور پرانے رجسٹرڈ مدارس کو بھی رینیو نہیں کرنے دیا جارہا ہے۔حکومتی پالیسیاں رجسٹریشن کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔کوائف طلبی کے نام پر مدارس کو بے جا تنگ کیا جارہا ہے۔انہوں نے ڈیٹا جمع کرنے کے لیے ون ونڈو کی سہولت دینے کا مطالبہ کیا۔آپ نے مزید کہا کہ یکساں نصابِ تعلیم ہمارا ہی مطالبہ ہے۔طبقاتی نظامِ تعلیم کا خاتمہ ملک اور قوم کے مفاد میں ہے تاہم اس کے لیے ایک ایسی قومی نصاب کمیٹی کی تشکیل ضروری ہے جس میں عصری اور دینی تعلیم کے ماہرین کی برابر کی نمائندگی ہو۔وہ ایک ایسا نصاب تشکیل دیں جو پچاس فیصد مسلمان معاشرے کے دینی ضرورتوں اور پچاس فیصد عصری ضرورتوں کو پورا کرے۔آپ نے پیغامِ مدارس کا بنیادی مقصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ متعلقہ مدارس،علما اور مدرسین کو وفاق کی پالیسیوں سے آگاہ کرنا نیز عوام الناس کو مدارس کے متعلق بتانا کہ مدارس اس ملک کے لیے کیوں ضروری ہیں؟اور ان کی افادیت کیا ہے؟یہ ہے مدارس کا پیغام۔

ان کامیاب اجتماعات کے انعقاد پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان تمام مسؤلین کا شکرگزار ہیں کہ انہی کی کوششوں کی وجہ سے ان اجتماعات کا انعقاد ممکن ہوا۔رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس اور دارالعلوم سراج الاسلام کاہی ضلع ہنگو کے مہتمم اخونزادہ حضرت مولانا ضیاء اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی خصوصی شکریے کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات ترک کرکے اس پوری مہم اور تمام اسفار میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی رفاقت فرمائی۔اللہ تعالی سب حضرات کی ان مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

ناظم اعلی وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک آمد:

19 نومبر 2018ء کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلی حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنے فرزند ارجمند مولانا احمد حنیف سلمہ کے ہمراہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے۔شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب رحمہ اللہ کی شہادت پر پسماندگان اور شاگردوں سے تعزیت

کی۔آپ نے دارالعلوم حقانیہ میں نمازِ مغرب کی امامت کرائی بعدازاں طلبہ واساتذہ کو خطاب فرمایا جس کا خلاصہ ذیل ہے:

خطبہ مسنونہ کے بعد: محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک وسینئر نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، برادرِ محترم مولانا راشدالحق صاحب، مولانا حامد الحق صاحب اور میرے رفیقِ سفر نہایت مخلص اور مہربان حضرت مولانا حسین احمد صاحب ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ خیبر پختونخوا، وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے معزز رکن اخونزادہ حضرت مولانا ضیاءاللہ صاحب مہتمم دارالعلوم سراج الاسلام کا ہی ضلع ہنگو، لاہور سے تعزیت کے لیے تشریف لائے ہوئے حضرت مولانا سید میاں صاحبؒ کے صاحبزادے وجانشین حضرت مولانا محمود میاں صاحب، اساتذہ کرام، عزیز طلبہ برادرانِ اسلام!

عالمِ اسلام کی عظیم شخصیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب شہیدؒ کا جب سانحہ پیش آیا میں اس وقت ملک سے باہر تھا اور اس المناک خبر کے ملنے پر اپنی کیفیت کو لفظوں میں بیان نہیں کرسکتا۔ پورے سفر میں حضرت کو دعائیں دیتا رہا۔ حرمین شریفین میں حاضری ہوئی تو ان کا نام لے کر رحمت عالم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جانشین پیغمبر امام الصحابہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور غلام مصطفیٰ سیدنا حضرت عمر بن الخطابؓ کی خدمت میں حضرت مولانا شہیدؒ کی جانب سے سلام پیش کیا۔ بیت اللہ میں ان کے لیے طواف کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور میں بے قرار تھا کہ جلد از جلد پاکستان پہنچ کر اکوڑہ خٹک حاضری دوں۔ پرسوں میری واپسی ہوئی۔ اور آج میں اپنے بیٹے مولوی احمد حنیف سلمہ اور اہلیہ سمیت حاضر ہوا ہوں۔ حضرت مولانا شہیدؒ کے ساتھ ذاتی خاندانی اور دینی تعلق تھا۔ ان تمام تعلقات کی بنیاد اللہ کا دین ہے۔ دین اور ایمان کی بنیاد پر جو رشتے ہوتے ہیں وہ خون کے رشتوں سے زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوتے ہیں ۔آپ اہلِ علم جانتے ہیں کہ اسی ایمانی رشتے نے سیدنا سلمان فارسیؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا فرد بنادیا تھا۔ اسی طرح حبشہ سے ہجرت کروالے رنگ کے کالے حضرت بلال حبشیؓ کو اسی ایمانی رشتے نے سردار بنادیا۔ روم سے آنے والے حضرت صہیب رومی کو اونچا مقام دیا۔ اس لیے اگر دینی رشتے پر کوئی صدمہ آتا ہے تو وہ خونی اور نسب کے رشتے سے زیادہ باعثِ غم ہوتا ہے۔

حضرت مولانا شہیدؒ کے ساتھ چالیس سال سے بہت ہی بے تکلفی کا تعلق رہا ان چالیس سالوں میں اندرونِ ملک اور بیرون ملک میں بہت سے دینی اور رفاہی کاموں میں ان کی رفاقت کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہ مزاجاً بہت خوش طبع تھے اور تواضع وانکساری بھی ان میں کمال درجے کی تھی، کبھی یہ محسوس نہیں ہونے دیتے تھے کہ ہمارے ان کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔ بڑوں کی یہی نشانی اور خوبی ہوتی ہے کہ وہ اونچے مقام پر ہونے کے

باوجود چھوٹوں پر ایسی شفقت اور محبت کا معاملہ فرماتے ہیں کہ کبھی محسوس نہیں ہونے دیتے کہ ہمارے اور تمھارے درمیان تو بہت بڑا فرق ہے۔سعودی عرب کے سفر میں ہمیں اکٹھا ہونا تھا۔فون پر طے ہوا تھا کہ ہماری ملاقات مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ میں ہوگی۔سعودی عرب میں مجھے حضرت کا انتظار تھا لیکن وہاں ملاقات نہ ہوسکی اب ان شاء اللہ جنت میں ہوگی۔حضرت مولانا مرحوم ومغفور جامع الصفات شخصیت تھے،ایک ہی وقت میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم،شیخ الحدیث ،تصنیف وتالیف میں بے مثال خدمات،جہاد میں خدمات،سیاست کے میدان میں اسلام کی سربلندی اور نفاذ شریعت کے لیے ان کی خدمات ایک سنہرا باب ہے جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔اس کے علاوہ قومی،ملی اور بین الاقوامی مسائل پر قوم کی بروقت رہنمائی کرنا کوئی بھی میدان ایسا نہیں ہے جہاں مولانا سمیع الحق شہیدؒ آوازِ حق بن کر میدان میں نہ اترے ہوں۔ہمیشہ حق کی آواز بلند کرتے تھے۔عرب وعجم میں مولانا کا ایک تعارف تھا۔ہمیں ان کی جدائی کا غم ہے شہادت کا غم نہیں کیونکہ شہادت تو وہ موت ہے جس کی تمنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔اور ہم سب اس کی تمنا کررہے ہیں۔بیماری،نقاہت،اور پیرانہ سالی کے باوجود ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے منعقدہ اجتماعات میں شریک ہوئے۔اور ہمیں یہ پیغام چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوگئے کہ دین کا کام مرتے دم تک کرنا ہے۔لہذا ہم سب مل کر یہ عزم کریں کہ مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے مشن کو جاری رکھیں گے۔مولانا کا مشن دین کی حفاظت اور اشاعت،دفاع اسلام وپاکستان،پاکستان اور عالم اسلام کی آزادی وخودمختاری تھا۔

عزیز طلبہ:ہم یہاں تعزیت کے لیے آئے ہیں اور ہم میں سے ہر ایک مستحق تعزیت ہیں۔اور ہم اپنے آپ سے تعزیت کرتے ہیں کیونکہ تعزیت کا معنی ہی تسلی دینا ہے تعزیت کا مفہوم یہ نہیں کہ جو آج ہمارے معاشرے میں پڑا ہوا ہے کہ جائے صدمہ جاکر بجائے ان کو تسلی دینے کے ایسے الفاظ بولے جائیں کہ جس سے ان کے غم میں مزید اضافہ ہوجائے۔

عزیز طلبہ:ہم مدارس کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہیں ان مسائل کے حل کرانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔مدارس امن کے علمبردار ہیں ان کا بہرصورت تحفظ کیا جائے گا کوئی بھی دینی مدرسہ خود کو لاوارث نہ سمجھے۔مدارس کی حفاظت کے لیے کسی بھی طرح کی قربانی دینے سے گریز نہیں کیا جائے گا کیونکہ مدارس کا تحفظ دین اسلام،پاکستان اور عالم اسلام کا تحفظ ہے۔مدرسہ استاد،شاگرد اور کتاب سے عبارت ہے جتنا یہ تعلق مضبوط ہوگا مدرسہ مضبوط ہوگا۔مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ نے سیاست کے میدان میں ہونے کے باوجود کتاب سے رشتہ نہیں چھوڑا۔دارالعلوم حقانیہ سے ہمارا اور وفاق المدارس کا تعلق کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔دارالعلوم حقانیہ پاکستان کا دارلعلوم دیوبند ہے۔اللہ تعالی تمام دینی مراکز کی حفاظت فرمائے۔آمین!